آج بچائے توکل کھائے!

تحریر: معظم جاوید بخاری

آج بچائے تو کل کھائے!

تحریر: معظم جاوید بخاری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک چھوٹے سے گھر میں ایک پیاری سی لڑکی مینا رہا کرتی تھی۔ وہ سارا دن گھر کے کام کرتی اور رات کو تھک ہار کر سو جاتی۔ اس کے گھر میں چوہے بہت تھے اور مینا چوہوں سے بڑا ڈرتی تھی۔ اس نے اپنے پڑوسی سے چوہوں کی مصیبت کا ذکر کیا تو اس نے اسے مشورہ دیا کہ وہ بازار سے ایک بلی خرید لائے، گھر میں جب بلی آجائے گی تو چوہوں سے خود بخود نجات مل جائے گی۔ مینا کو یہ مشورہ بھلا لگا۔ اس نے بلیوں کی دکان پر فون گھمایا اور اسے چوہوں کو کھانے والی بلی بھیجنے کی ہدایت کی۔ دکاندار نے کہا کہ وہ بے فکر رہے شام تک بلی اس کے گھر پہنچ جائے گی۔ جب شام ہوئی تو کوئی ایک بڑی سی پالنے والی ٹوکری اس کے دروازے پر رکھ کر چلا گیا۔ اتفاق سے ایک موٹا چوہا اس طرف آنکلا۔ اس نے دروازے پر ٹوکری دیکھی تو سوچ میں پڑ گیا کہ یہ تو بچوں والی ٹوکری دکھائی دیتی ہے، اس کی کیا ہو سکتا ہے؟ چوہے کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ اس نے

اپنے ساتھیوں کو آگاہ کرنے کی ٹھانی۔ وہ جب اپنے ساتھیوں کے پاس جارہا تھا۔ اسی وقت مینا باہر نکلی اور ٹوکری اُٹھا کر اندر لے گئی۔ چوہے چلتے چلتے ٹھٹک کر رُک گیا اور تجسس کے مارے مینا کے پیچھے کمرے میں چلا آیا۔ اس نے دیکھا کہ مینا ایک میز پر ٹوکری رکھ کر اس ڈھکن کھول رہی تھی۔ وہ دُبک کر ماجرا دیکھنے لگا۔ مینا نے ٹوکری میں سے ململ کا ایک کپڑا نکالا اور ٹوکری سے باہر پھینکنے لگی۔ جب کافی سارا کپڑا نکل چکا تو چوہے کو مدھم سی آواز سنائی دی۔ آواز کچھ مانوس سی تھی مگر اسے یاد نہیں آرہا تھا کہ اس نے یہ آواز پہلے کہاں سن رکھی ہے؟ اسے اپنے ذہن پر زیادہ زور دینا نہیں پڑا کیونکہ اگلے ہی لمحے ایک سرخ رنگ کی بلی مینا کے بازوؤں میں دکھائی دے رہی تھی۔ بلی کے جسم پر ہلکے رنگ کے دھبے تھے۔ بلی کافی پلی ہوئی موٹی تازی تھی۔ بلی کو دیکھ کر چوہے کی تو جان کی ہی نکل گئی۔ اس کا رنگ پھیکا پڑ چکا تھا۔ وہ بمشکل وہاں سے بھاگتا ہوا اپنی بل میں گھس گیا۔ مینا نے گھر میں بلی لاکر چوہوں کی شامت بلا دی تھی۔ وہ ہانپتا ہوا وہاں پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی چوہے کھانا کھانے کی تیاریاں

کرر ہے تھے۔ انہوں نے جب موٹے چوہے کو دیکھا تو ہنس کر آواز دی کہ وہ بھی کھانے میں شریک ہوجائے کہیں ایسا نہ ہو کہ کھانا ہی ختم ہوجائے۔ موٹا چوہا پریشانی کے عالم میں کرسی پر بیٹھ کر اپنی سانسیں درست کرنے لگا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑی دیکھ کر اس کے ساتھی چوہے بھی پریشان ہوگئے۔ ایک نے پوچھا کہ خیریت تو ہے؟ موٹا چوہا اس دوران سنبھل چکا تھا۔ اس نے ہاتھ ہلا کر بتایا کہ مینا نے ان سے چھٹکارا پانے کیلئے بازار سے بلی منگوالی ہے جو کافی موٹی تازی ہے، اس کی صورت سے تو یوں لگتا ہے جیسے وہ چوہے کھانے میں بڑی ماہر ہے۔ یہ سن کر دوسرے چوہے بھی پریشان ہوگئے۔ ایک چوہا گھبرایا ہوا بولا کہ اب کیا کیا جائے؟ موٹا چوہا کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا کہ ابھی تو میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا مگر آنیوالے وقت میں بلی کا جائزہ لے کر کچھ نہ کچھ ضرور بتاؤں گا؟ تم لوگ اب ذرا احتیاط سے باہر نکلنا کہیں ایسا نہ ہو کہ بلی کے جھپٹے میں آجاؤ۔ سب چوہوں

نے وعدہ کیا کہ وہ دیکھ بھال کر باہر نکلا کریں گے۔اس کے بعد چوہے کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ دوسری طرف مینا بلی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔اس نے بلی کیلئے ٹوکری میں نیا بستر لگایا اور ٹوکری کو میز کے نیچے رکھ دیا۔ بلی کچھ دیر تک تو ٹوکری میں بیٹھی رہی، پھر باہر نکل کر گھر کا جائزہ لینے لگی۔اسے گھر میں سے چوہوں کی بد بو آ رہی تھی۔ بلی نے کونوں کھدروں میں جھانکا مگر سب چوہے اس کی آمد سے مطلع ہو کر پہلے ہی ہوشیار ہو چکے تھے۔ بلی چلتے پھرتے صوفے پر جا پہنچی۔صوفہ بڑا نرم تھا۔بلی چوکڑی لگا کر اس پر بیٹھ گئی۔ بلی نے اگلے چند دنوں میں ڈھیر سارے بچے دے دیئے جو گھر بھر میں اودھم مچاتے پھرنے لگے۔ چوہوں کی تو اب جان پر بن گئی تھی۔ پہلے تو وہ بلی کو جل دے کر کچھ نہ کچھ خوراک حاصل کر ہی لیتے تھے مگر اب وہ جس طرف سے نکلتے، سامنے انہیں بلی کا بچہ کھیلتا ہوا نظر آ جاتا۔تھوڑے ہی دنوں میں چوہوں کی خوراک کا ذخیرہ بالکل ختم ہو گیا۔کئی چوہے بھوک سے نڈھال ہو کر باہر نکلے اور بلی کا نوالہ بن گئے۔ کچھ چوہے بلی کے بچوں کے ہاتھ لگ گئے جنھوں نے انہیں

فٹ بال کی طرح اتنا لڑھکایا کہ وہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ تین چار چوہے اب باقی بچے تھے جن میں موٹا چوہا بھی شامل تھا۔ وہ تو کھانا نہ ملنے پر چلنے پھرنے سے قاصر ہو چکا تھا۔ وہ کئی دن سے کھانا نہ ملنے پر اپنی بل کے ایک پتھر پر بیٹھا آنسو بہا رہا تھا۔ اس کا ایک ساتھی چوہا ادھر آ پہنچا۔ اس نے نیلے رنگ کی پرانی سی شرٹ پہن رکھی تھی۔ اس نے موٹے چوہے کو جب آنسو بہاتے دیکھا تو وہ پریشان ہو گیا۔ اس نے موٹے چوہے کے قریب آ کر معاملہ دریافت کیا۔ موٹا چوہا روتا ہوا بولا کہ ''اس کے ساتھی ایک ایک کر کے بلی اور اس کے بچوں کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں، وہ سب دبلے پتلے تھے، اچھی طرح بھاگ سکتے تھے۔ وہ پھرتی کے ساتھ اوپر گھر میں جاتے اور اپنے لئے کھانا چرا کر لاتے۔ اسی کھانے میں اسے بھی کچھ حصہ مل جاتا تھا مگر وہ اب کیا کرے؟ اگر وہ باہر نکلا تو یقیناً بلی کے ہاتھوں لگ جائے گا کیونکہ وہ کافی موٹا ہے اور اچھی طرح تیز بھاگ نہیں سکتا۔ کئی دن گزر چکے ہیں اسے کھانا نصیب نہیں ہوا۔ اب وہ روئے نہ تو اور کرے؟'' دبلے چوہے نے اس کی بات سنی تو

کہنے لگا۔ ''یہ بات تو سچ ہے کہ تم پیٹو چوہے ہو۔ اگر تم مناسب اور کم خوراک کھاتے تو نہ صرف ہمارے پاس کھانا کا ذخیرہ زیادہ دن تک بچ سکتا تھا بلکہ تمہیں بھی نقل و حرکت کرنے میں آسانی رہتی۔ گزرا ہوا وقت کبھی لوٹ کر واپس نہیں آتا۔ تم یہیں ٹھہرو! میں اوپر جا کر کھانے کا کچھ بندوبست کرتا ہوں۔ جو کچھ مل پایا وہ میں لے آؤں گا لیکن تم یہ بات ہمیشہ کیلئے پلے باندھ لو کہ آج بچا کر کھاؤ گے تو بچا ہوا کھانا کل کام آئے گا۔ اگر تم نے اب بھی نہ
لیکن تم یہ بات ہمیشہ کیلئے پلے باندھ لو کہ آج بچا کر کھاؤ گے تو بچا ہوا کھانا کل کام آئے گا۔ اگر تم نے اب بھی نہ
سمجھا تو میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔'' موٹا چوہا اس کی بات سن کر پہلے ہی کافی شرمندہ تھا۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ تھوڑی غذا کھائے گا اور اپنے کل کیلئے کچھ نہ کچھ بچا کر رکھے گا۔ دبلا چوہا اسے وہیں چھوڑ کر گھر میں چلا آیا۔ اسے موٹے چوہے کیلئے کھانا چاہئے تھا۔ وہ چھپتا چھپاتا باورچی خانے کی طرف نکل گیا۔ مینا اس

وقت کمرے میں کپڑے سمیٹ رہی تھی۔ بلی اوراس کے بچے کمرے میں اچھل کود کر رہے تھے۔ دُبلا چوہا محتاط انداز میں باورچی خانے میں پہنچا اور ادھر دیکھ کر اس نے زمین پر پڑا ہوا ایک روٹی کا ٹکڑا اُٹھایا اور واپس دوڑ لگا دی۔ وہ اندھا دھند بھاگ رہا تھا۔ وہ بار بار مڑ کر دیکھتا کہ کہیں بلی اس کے تعاقب میں تو نہیں ہے۔ جب وہ اپنی بل میں گھس آیا تو اس نے شکر کا کلمہ ادا کیا اور سانس درست کر کے موٹے چوہے کے پاس چلا آیا۔ موٹا چوہا روٹی کا بڑا ٹکڑا اس کے پاس دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ دُبلے چوہے نے روٹی کو توڑ کر نصف کیا اور آدھا ٹکڑا اس کی طرف بڑھا دیا۔ موٹا چوہا یہ دیکھ کر مایوس ہوگیا۔ اتنی سی روٹی سے اس کا بھلا کیا بنے گا؟ اس نے باقی ٹکڑا بھی مانگا مگر دُبلے چوہے نے اسے کچھ دیر پہلے کا وعدہ یاد دلایا تو وہ شرمندہ ہوگیا دونوں نے مل کر تھوڑا تھوڑا کھانا کھایا۔
دوسری طرف مینا کو بلی کی وجہ سے چوہوں سے تو نجات مل چکی تھی مگر بلی اوراس کے بچوں نے گھر بھر میں اتنی

گندگی پھیلانا شروع کردی کہ مینا کی ناک میں دم آ گیا۔ اس نے سوچا کہ کم از کم چوہے گندگی تو نہیں پھیلاتے تھے۔ اس نے اپنے پڑوسی سے اس بارے میں مشورہ کیا کہ وہ اب کیا کرے؟

پڑوسی نے اسے مشورہ دیا کہ اب چونکہ چوہے گھر میں سے ختم ہو چکے ہیں اس لئے بلی کو پالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ زیادہ بہتر یہی ہے کہ تم بلی اور اس کے بچوں کو بیچ ڈالو۔ اس سے کچھ رقم ہاتھ لگ جائے گی اور روز روز کی مصیبت سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔

مینا کو اس کا مشورہ اچھا لگا۔ اس نے ایک دن بلی کے تمام بچے پکڑ کر ٹوکری میں ڈالے اور ٹوکری کا منہ اچھی طرح بند کر دیا۔ وہ صرف بلی کو گھر میں رکھنا چاہتی تھی اور اس کے بچوں کو فروخت کر کے جان چھڑانا چاہتی تھی۔ بلی نے جب اپنے بچوں کو ٹوکری میں بند دیکھا تو وہ پریشان ہوگئی۔ مینا نے ایک بیل گاڑی روکی اور ٹوکری اس میں رکھ کر بیٹھ گئی بلی بھی چھلانگ مار کر بیل گاڑی میں چڑھ گئی شاید وہ اپنے بچوں کے دور رہنا پسند نہیں کرتی تھی۔ موٹا چوہا گھر کے باہر ایک چھوٹے سے پودے کی آڑ میں سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ جب مینا ٹوکری اور بلی سمیت بیل گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے چلی گئی تو اس نے خوشی سے نعرہ لگایا۔ اب اسے بلی کا کوئی خوف نہیں تھا۔ وہ سکون اور بے خوفی سے اپنے لئے کھانا ڈھونڈ سکتا تھا۔ بلی کی آمد سے اسے یہ احساس ہو چکا تھا کہ زیادہ کھانا پینا صحت کیلئے اچھا نہیں ہوتا۔ وہ آئندہ تھوڑا کھانا کھا کر اپنی صحت اچھی بنا سکتا تھا اور کچھ کھانا بچا کر آنے والے کل کی مصیبت سے بھی بآسانی لڑ سکتا ہے۔ اس طرح صحت کی بھی اچھی رہتی اور کل کی فکر میں پریشانی بھی نہ اُٹھانا پڑتی۔